میں ہی شائع کی ہے جس کا نام ہے "قرون وسطیٰ کی تاریخ ہند کا ایک مطالعہ"، یہ کتاب اس عہد کی تاریخ کے مختلف پہلوؤں پر چھ مقالات کا مجموعہ ہے۔ ہر مقالہ کافی تحقیق اور تلاش و جستجو کے بعد لکھا گیا ہے اور اس سے اس زمانہ کی اسلامی تاریخ کا کوئی نہ کوئی ایسا پہلو سامنے آتا ہے جو اب تک تشنۂ تحقیق تھا۔ تاریخ کے طلبا اور اساتذہ کو خصوصاً اور عام ارباب ذوق کو عموماً اس کا بھی مطالعہ ضرور کرنا چاہئے۔

مولانا سید مناظر احسن گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے علوم و فنون کا ایک بڑا ذخیرہ ان مکاتیب و خطوط میں پوشیدہ ہے جو وہ دوستوں۔ عزیزوں۔ شاگردوں اور ارادت مندوں کو بے تکلفی کے ساتھ قلم برداشتہ لکھا کرتے تھے۔ جن خوش نصیبوں کو مولانا کے ساتھ مکاتیب و مراسلت کا شرف حاصل ہے وہ جانتے ہیں کہ آپ کے خطوط میں برجستگی و بے ساختگی کے ساتھ ہلکی ہلکی ظرافت اور علمی نکتہ آفرینیوں کے ساتھ لطیف طنز بھی پایا جاتا تھا۔ وہ بسا اوقات طنز کے پیرایہ میں علم و فن یا شریعت و تصوف کے ایسے عجیب و غریب نکات بیان کر جاتے تھے جو تلاش کے باوجود کسی کتاب میں نہیں ملیں گے۔ اس بنا پر سخت ضرورت ہے کہ ان مکاتیب و خطوط کی ترتیب و تدوین کر کے جلد شائع کیا جائے تاکہ علم و ادب کے یہ جواہر ریزے دست برد زمانہ سے محفوظ ہو جائیں۔ مولانا مرحوم کے قریبی عزیز مولانا سید محمد منت اللہ صاحب مونگیری نے اس اہم کام کا ذمہ لیا ہے اور موصوف کی طرف سے اخبارات میں اس کا اعلان بھی آچکا ہے۔ جن صاحب کے پاس مولانا گیلانی کے دو چار خط بھی ہوں ان سے درخواست ہے کہ وہ اس معاملہ میں مولانا منت اللہ صاحب کے ساتھ پورا تعاون کریں اور اپنے خطوط مولانا کے نام خانقاہ رحمانیہ۔ مونگیر (بہار) کے پتہ پر بھیج دیں۔